دعائے اتحاد

جناب شکیل شمسی صاحب، دہلی

مدح مولاؑ کا فقط اتنا صلہ دے یا رب
تو ہمیں صاحب کردار بنا دے یا رب

ایک ہوجائیں مسلمان زمانے بھر کے
جتنے جھگڑے ہیں یہ آپس کے مٹا دے یا رب

جو بھی آپس میں لڑاتے ہیں مسلمانوں کو
ایسے لوگوں کو کوئی سخت سزا دے یا رب

پھر سے فرعون ہوئے جاتے ہیں سارے حاکم
پھر   رب

کوئی ظالم کی حمایت نہ کرے دنیا میں
سب کو تو حامی مظلوم بنا دے یا رب

قطعہ

جناب معجز سنبھلی صاحب

فضائے وقت کے مارے ہوئے مسلمانو!
ڈرو نہ غم سے مداوائے غم تلاش کرو

ثبات و صبر کے جوہر تمہیں دکھانا ہیں
اٹھو حسینؑ کے نقش قدم تلاش کرو

نعرۂ اتحاد

تنویر نگروری، امین آباد، لکھنؤ

اک ساز ہے ترانہ ہے نغمہ ہے اتحاد
تفریق کے بھنور میں سفینہ ہے اتحاد

قرآن حکم دیتا ہے ہم متحد رہیں
اور سیرت نبیؐ کا صحیفہ ہے اتحاد

مفسد کوئی حسینی ہو، ممکن نہیں کبھی
اہل عزائے شاہ کا نعرہ ہے اتحاد

زانو پہ شہہ کے جون کا سر کربلا میں ہے
اے نا شناس دیکھ یہ ہوتا ہے اتحاد

بازی گری سے لفظوں کی کچھ فائدہ نہیں
تفریق ہے اندھیرا، اجالا ہے اتحاد

دنیائے انقلاب کی تاریخ ہے گواہ
قرآں اماں کا، امن کا کعبہ ہے اتحاد

آدم سے لے کے خاتم پیغمبراںؐ تلک
کل انبیاؑ کا ایک وظیفہ ہے اتحاد

صد حیف اِک مسلماں کہا جائے شر پسند
اسلام جب کہ چیختا پھرتا ہے اتحاد

آواز کب یہ قائد ملت کی صرف ہے
ہر باشعور شخص کا نعرہ ہے اتحاد

کچھ نسل میں ضرور کوئی نقص ان کے ہے
تنویرؔ جن کے دل میں کھٹکتا ہے اتحاد